

خطبہ (۱۶۱)

تمام حمد اللہ کیلئے ہے جو بندوں کا پیدا کرنے والا، فرش زمین کا بچھانے والا، ندی نالوں کا بہانے والا اور ٹیلوں کو سر سبز و شاداب بنانے والا ہے۔ نہ اس کی اولیت کی کوئی ابتداء اور نہ اس کی ازلیت کی کوئی انتہا ہے۔ وہ ایسا اول ہے جو ہمیشہ سے ہے اور بغیر کسی مدت کی حد بندی کے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پیشانیاں اس کے آگے (مسجدہ میں) گری ہوئی ہیں اور لب اس کی توحید کے معرف ہیں۔ اس نے تمام چیزوں کو اُنکے پیدا کرنے کے وقت ہی سے (جدا گانہ صورتوں اور شکلوں میں) محدود کر دیا تاکہ اپنی ذات کو انکی مشابہت سے الگ رکھے۔ تصورات اسے حدود حركات اور اعضاء و حواس کے ساتھ متعین نہیں کر سکتے۔

اس کیلئے نہیں کہا جاسکتا کہ ”وہ کب سے ہے“ اور نہ یہ کہ اس کی مدت مقرر کی جاسکتی ہے کہ ”وہ کب تک ہے“۔ وہ ظاہر ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ”کس سے (ظاہر ہوا)“ وہ باطن ہے مگر یہ نہیں کہا جائے گا کہ ”کس میں“۔

وہ نہ دور سے نظر آنے والا کوئی ڈھانچہ ہے کہ مٹ جائے اور نہ کسی حجاب میں ہے کہ محدود ہو جائے۔ وہ چیزوں سے اس طرح قریب نہیں کہ ساتھ چھو جائے اور نہ وہ جسمانی طور پر ان سے الگ ہو کر دور ہووا ہے۔ اس سے کسی کائنات کی باندھ کر دیکھنا، کسی لفظ کا دہرا یا جانا، کسی بلندی کا دور سے جھلکنا اور کسی قدم کا آگے بڑھنا پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ اندر ہری راتوں میں اور نہ چھائی ہوئی اندر ہیاریوں میں کہ جن پر روشن چاند اپنی کرنوں کا سایہ ڈالتا ہے اور نورانی آفتاب طلوع و غروب (کے چکروں) میں اور زمانہ کی ان گردشوں میں اندر ہیرے کے بعد نور پھیلاتا ہے کہ جو آنے والی رات اور جانے والے دن کی آمد و شد سے

(۱۶۱) وَمَنْ حُكْلَمَ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْعِبَادِ، وَ سَاطِحُ
الْبِهَادِ، وَ مُسِيلُ الْوِهَادِ، وَ مُحْصِبُ النِّجَادِ،
لَيْسَ لَاوَلِيَتِهِ ابْتِدَاءٌ، وَ لَا لَازَلِيَتِهِ
انْقِضَاءٌ، هُوَ الْأَوَّلُ لَمْ يَزَلْ، وَ الْبَاقِي
بِلَا أَجَلٍ. حَرَثْ لَهُ الْجِبَاهُ، وَ
وَحَدَّ ثُلَّهُ الشِّفَاهُ، حَدَّ الْأُشْيَاءَ عِنْدَ
خَلْقِهِ لَهَا إِبَانَةً لَهُ مِنْ شَبَهِهَا،
لَا تُقْدِرُهُ الْأُوْهَامُ بِالْحُدُودِ وَ الْحَرَكَاتِ، وَ
لَا بِالْجَوَارِحِ وَ الْأَدَوَاتِ.

لَا يُقَالُ لَهُ: «مَقْتٌ؟» وَ لَا يُضْرَبُ
لَهُ أَمْدٌ «بِحَقْتٍ»، الظَّاهِرُ لَا يُقَالُ:
«مِنَّا؟» وَ الْبَاطِنُ لَا يُقَالُ:
«فِيهَا؟».

لَا شَبَحٌ فَيَتَقْضِي، وَ لَا مَحْجُوبٌ
فِيْحُوَى، لَمْ يَقْرُبْ مِنَ الْأُشْيَاءِ بِالْتِصَاقِ،
وَ لَمْ يَبْعُدْ عَنْهَا بِافْتِرَاقِ، لَا يَخْفِي عَلَيْهِ
مِنْ عِبَادَهُ شُخُوصُ لَحْظَةٍ، وَ لَا كُرُورٌ لَفْظَةٍ،
وَ لَا ازْدَلَافٌ رَبْوَةٍ، وَ لَا انبِسَاطٌ خُطْوَةٍ فِي
لَيْلٍ دَاجٍ، وَ لَا غَسَقٌ سَاجٍ، يَتَفَيَّأُ عَلَيْهِ
الْقَمَرُ الْمُنِيدُ، وَ تَعْقِبُهُ الشَّيْسُ ذَاتُ النُّورِ
فِي الْأُفُولِ وَ الْكُرُورِ، وَ تَقْلِبُ الْأَرْمَنَةَ وَ
الدُّهُورِ، مِنْ إِقْبَالٍ لَيْلٍ مُقْبِلٍ، وَ إِدْبَارٍ

(پیدا) ہوتی ہیں۔

وہ ہر مدت و انہا اور ہر گنتی اور شمار سے پہلے ہے۔ اسے محدود سمجھ لینے والے جن اندازوں اور اطراف و جوانب کی حدود اور مکانوں میں بننے اور جگہوں میں ٹھہر نے کو اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں وہ ان نسبتوں سے بہت بلند ہے۔ حدیں تو اس کی مخلوق کیلئے قائم کی گئی ہیں اور دوسروں ہی کی طرف ان کی نسبت دی جایا کرتی ہے۔

اس نے اشیاء کو کچھ ایسے مواد سے پیدا نہیں کیا کہ جو ہمیشہ سے ہو اور نہ ایسی مثالوں پر بنایا کہ جو پہلے سے موجود ہوں، بلکہ اس نے جو چیز پیدا کی اسے مستحکم کیا اور جوڑھانچہ بنایا اسے اچھی شکل و صورت دی۔ کوئی شے اس کے (حکم سے) سرتالی نہیں کر سکتی، نہ اس کو کسی کی اطاعت سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ اسے پہلے مرنے والوں کا ویسا ہی علم ہے جیسا باقی رہنے والے زندہ لوگوں کا اور جس طرح بلند آسمانوں کی چیزوں کو جانتا ہے ویسے ہی پست زمینوں کی چیزوں کو پہنچاتا ہے۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

اے وہ مخلوق کہ جس کی خلقت کو پوری طرح درست کیا گیا ہے اور جسے شکم کی اندر ہیاریوں اور دوہرے پردوں میں بنایا گیا ہے اور ہر طرح سے اس کی تگہداشت کی گئی ہے، تیری ابتدائی کے خلاصہ سے ہوئی اور تجھے جانے پہنچانے ہوئے وقت اور طے شدہ مدت تک ایک جماؤ پانے کی عجہ میں ٹھہرایا گیا کہ تو جنین ہونے کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پھرتا تھا۔ نہ تو کسی پکار کا جواب دیتا تھا اور نہ کوئی آواز سنتا تھا۔ پھر تو اپنے ٹھکانے سے ایسے گھر میں لا یا گیا کہ جو تیرا دیکھا بھالا ہوانہ تھا اور نہ اس سے نفع حاصل کرنے کے طریقے پہنچانتا تھا۔

نَهَارٌ مُّذْبِرٌ.
فَبَلَّ كُلِّ غَايَةٍ وَ مُدَّةً، وَ كُلِّ إِحْصَاءٍ
وَ عَدَّةً، تَعَالَى عَنَّا يَنْحَلُّهُ الْمُحَدِّدُونَ مِنْ
صِفَاتِ الْأَقْدَارِ، وَ نَهَايَاتِ الْأَقْطَارِ، وَ تَأْثِيلِ
الْمُسَائِكِ، وَ تَسْكُنِ الْأَمَاكِينِ، فَالْحَدْ
لِخَلْقِهِ مَضْرُوبٌ، وَ إِلَى غَيْرِهِ مَمْسُوبٌ.
لَمْ يَخْلُقِ الْأَشْيَاءَ مِنْ أُصُولٍ أَزْلِيَّةٍ، وَ
لَا مِنْ أَوَّلَيْنَ أَبْدِيَّةٍ، بَلْ خَلَقَ مَا خَلَقَ
فَأَقَامَ حَدَّهُ، وَ صَوَّرَ مَا صَوَّرَ فَأَخْسَنَ
صُورَتَهُ، لَيْسَ لِشَئٍ عِمَّنْهُ امْتِنَاعٌ، وَ لَا لَهُ
بِطَاعَةٍ شَئٌ عِنْتِفَاعٌ، عِلْمُهُ بِالْأَمْوَاتِ
الْمَاضِيَّنَ كَعِلْمِهِ بِالْأَحْيَاءِ الْبَاقِيَّنَ، وَ عِلْمُهُ
بِمَا فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى كَعِلْمِهِ بِمَا فِي
الْأَرْضِيَّنَ السُّفْلَى.

[منہما]

أَيْهَا الْمَخْلُوقُ السَّوِّيُّ، وَ الْمُنْشَأُ
الْمَرْعِيُّ، فِي ظُلْمِتِ الْأَرْحَامِ، وَ مُضَاعَفَاتِ
الْأَسْتَارِ، بُدْرُكَتَ {مِنْ سُلْلَةِ مِنْ طِينٍ} ﴿١﴾،
وَ وُضْعَتَ ﴿فِي قَرَارِ مَكْيَنٍ﴾ إِلَى قَدَرِ
مَعْلُومٍ ﴿٢﴾ وَ أَجْلِ مَقْسُومٍ، تَهُوزُ فِي بَطْنِ
أُمِّكَ جَنِينًا لَا تُحِيدُ دُعَاءً، وَ لَا تَسْيَغُ
نِدَاءً، ثُمَّ أُخْرِجَتْ مِنْ مَقْرِكَ إِلَى دَارِ لَمْ
تَشْهَدُهَا، وَ لَمْ تَعْرِفْ سُبْلَ مَنَافِعَهَا، فَمَنْ

کس نے تجوہ کو ماں کی چھاتی سے غذا حاصل کرنے کی راہ بتائی؟ اور ضرورت کے وقت طلب مقصود کی جگہ پہنچنا کیسیں؟۔ بھلا جو شخص ایک صورت و اعضاء والی مخلوق کے پہنچانے سے بھی عاجز ہو وہ اس کے پیدا کرنے والے کی صفات سے کیسے عاجز و درمانہ نہ ہوگا اور کیونکہ مخلوقات کی سی حد بندیوں کے ساتھ اسے پالینے سے دور نہ ہوگا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۶۲)

جب امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس لوگ جمع ہو کر آئے اور عثمان کے متعلق جو باتیں انہیں بری معلوم ہوئی تھیں ان کا گلہ کیا اور چاکا کہ حضرت ان کی طرف سے ان سے بات چیت کریں اور لوگوں کو رضامند کرنے کا ان سے طالب کریں۔ چنانچہ آپ شریف لے گئے اور ان سے کہا کہ:

لوگ میرے پیچھے (منظر) ہیں اور مجھے اس مقصد سے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہارے اور ان کے قضیوں کو نپٹاؤں۔ خدا کی قسم جو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تم سے کیا کہوں جب کہ میں (اس سلسلہ میں) ایسی کوئی بات نہیں جانتا کہ جس سے تم بے خبر ہو اور نہ کوئی ایسی چیز بتانے والا ہوں کہ جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ جو تم جانتے ہو وہ ہم جانتے ہیں۔ نہ تم سے پہلے ہمیں کسی چیز کی خبر تھی کہ تمہیں بتائیں اور نہ علیحدگی میں کچھ سنایے کہ تم تک پہنچا کیں۔ جیسے ہم نے دیکھاویسے تم نے بھی دیکھا اور جس طرح ہم نے ساتھ نے بھی سنایا۔ جس طرح ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھیں رہے۔

اور حق پر عمل پیرا ہونے کی ذمہ داری ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب پر اس سے زیادہ نہ تھی جتنی کہ تم پر ہونا چاہیے اور تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاندانی قرابت کی بنا پر ان دونوں سے قریب تر بھی ہو اور ان کی ایک

هَدَّاكَ لِإِجْتِرَارِ الْغُذَاءِ مِنْ ثَدْيِ أُمِّكَ؟ وَ
عَرَّفَكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ مَوَاضِعَ طَلَبِكَ وَ
إِرَادَتِكَ؟ هَيْهَاٰتَ، إِنَّ مَنْ يَعْجِزُ عَنْ صِفَاتِ
ذِي الْهَمَيْنَةِ وَ الْأَدَوَاتِ فَهُوَ عَنْ صِفَاتِ
خَالِقَةِ أَعْجَزُ، وَ مَنْ تَنَوَّلَهُ بِحُدُودِ
الْمُخْلُوقِينَ أَبْعَدُ!.

-----☆☆-----

(۱۶۲) وَمِنْ كَلَمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

لَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَ شَكُوا
مَا نَقْمُوْهُ عَلَى عَمَّارَ، وَ سَأَلُوهُ مُحَاظَبَتَهُ
عَنْهُمْ وَ اسْتِعْتَابَهُ لَهُمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ
عَلَيْهِ فَقَالَ:
إِنَّ النَّاسَ وَرَآئِنِي، وَ قَدِ اسْتَسْفَرُوْنِي
بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ، وَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي
مَا أَقُولُ لَكَ! مَا أَعْرِفُ شَيْئًا
تَجْهَلُهُ، وَ لَا أَدْلُكُ عَلَىٰ أَمْرٍ لَا تَعْرِفُهُ،
إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا تَعْلَمُ، مَا سَيْقَنَاكَ
إِلَىٰ شَيْءٍ فَنَخْبِرَكَ عَنْهُ، وَ لَا خَلَوْنَا بِشَيْءٍ عَ
فْنُبَلِّغَكَهُ، وَ قَدْ رَأَيْتَ كَمَا رَأَيْنَا، وَ سَيْعَثُ
كَمَا سَيْعَنَا، وَ صَحِبَتْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَمَا صَحِبَنَا.

وَ مَا ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ وَ لَا ابْنُ الْخَطَابِ
بِأَوْلَى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ، وَ أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَيِ
رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ شَيْجَةَ رَحْمٍ مِنْهُمَا، وَ قَدْ